83815-کیا بیوی کا علاج معالجہ خاوند کے ذمہ واجب ہے ؟

سوال

اگر بیوی بیماری ہوجائے وہ بیماری دائمی ہویا عارضی توکیا بیوی کے علاج معالجہ کے اخراجات خاوند کے ذمہ واجب ہیں ، یا بیوی اولاد چاہتی ہے لیکن اس میں اسے کچھ مشکلات درپیش ہوں توکیا شرعا خاوند پر واجب ہے کہ وہ اس طرح کے معاملات میں علاج معالجہ کا خرچ ادا کرے ؟
اور اگر شرعا اس طرح کے علاج معالجہ کا خاوند پر واجب نہیں کیونکہ میں نے یہی سنا ہے تو پھر عورت اس عورت کو کیا کرنا چاہیے جس کے پاس نہ توکوئی اپنا ذاتی مال ہے ، اور نہ ہی خاوند اسے جمع کرنے کے لیے جیب خرچ دیتا ہے ، اور جب بیمار ہو تو علاج معالجہ کے لیے عورت کیا کریگی ؟

پسندیدہ جواب

مذاہب اربعہ کے جمہور فقہاء کرام کے مطابق بیوی کے علاج معالجہ کے اخراجات خاوند کے ذمہ واجب نہیں ، ان میں سے کچھ نے اس کی علت یہ بیان کی ہے کہ یہ اس کی عادت والی ضروری حاجات میں شامل نہیں ، بلکہ امر طارئ ہے .

امام شافعی رحمہ اللہ کا کہنا ہے :

" مرد کے لیے اپنی بیوی کی جانب سے قربانی کرنی ضروری نہیں ، اور نہ ہی اس کے لیے بیوی کے علاج معالجہ پر ڈاکٹر اور حجام کی اجرت واجب ہے " انتہی

دیکھیں : الام (337/3).

اور شرح منتھی الارادات میں درج ہے :

" خاوند کو بیوی کی دوائی اور ڈاکٹر کی اجرت لازم نہیں ؛ کیونکہ یہ اس کی ضروری اور عادت والی حاجات میں شامل نہیں ہے ، بلکہ عارضی ہے اس لیے یہ لازم نہیں " انتہی

دیکھیں : شرح منتھی الارادات (227/3) مزید آپ حاشیۃ ابن عابدین (575/3) اور شرح الخرشی علی مختصر خلیل (187/4) کا مطالعہ بھی کریں .

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام سے آدمی کا اپنی بیوی کا علاج معالجہ کے متعلق حکم دریافت کیا گیا تو کمیٹی کا جواب تھا :

" کتاب و سنت کے دلائل سے ثابت ہے کہ لوگوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آیا جائے ، اور خاص کر اقرباء و رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک لازمی کیا جائے .

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

.{ یقینا اللہ تعالی عدل و انصاف اور احسان کرنے اور قریبی رشتہ داروں کو دینے کا حکم دیتا ہے }. النحل (90).

اور ایک دوسرے مقام پر اللہ رب العزت کا فرمان ہے :

.{اور تم اللہ کی عبادت کرو، اور اس کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھراؤ، اور والدین کے ساتھ اور اقرباء و رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور قرابت والے پڑوسی اور اجنبی پڑوسی اور پہلو کے ساتھی اور مسافر کے ساتھ بھی اور ان کے ساتھ جن کے تمہارے دائیں ہاتھ مالک ہیں، یقیناً اللہ تعالی ایسے شخص سے محبت نہیں کرتا جو اکڑنے والا اور شیخی مارنے والا ہو}.النساء (36).

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

" تم میں سب سے بہتر اور اچھا وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لیے اچھا ہے، اور میں تم میں اپنے گھر والوں کے لیے سب سے بہتر ہوں "

چنانچہ مسلمان شخص کے لیے اپنے اہل و عیال اور بیوی بچوں کے ساتھ حسن سلوک کرنا چاہیے، رہا علاج معالجہ اور اس کے اخراجات خاوند پر نفقہ اور رہائش کی طرح واجب نہیں لیکن استطاعت و قدرت ہوتے ہوئے اسے یہ اخراجات کرنے چاہیں؛ کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا عمومی فرمان ہے :

.{اور ان عورتوں کے ساتھ حسن معاشرت کا سلوک کیا کرو}.النساء (19).

اور مندرجہ بالا سابقہ حدیث کے عموم کی بنا پر بھی " انتہی

اور بعض علماء کرام کہتے ہیں کہ بیوی کے علاج معالجہ کے اخراجات خاوند پر واجب ہیں؛ کیونکہ یہ بھی حسن معاشرت میں شامل ہوتا ہے؛ اور اس لیے بھی کہ بعض اوقات تو دوائی کی ضرورت و حاجت کھانے پینے سے کم نہیں ہوتی.

ڈاکٹر وہبۃ زحیلی کا کہنا ہے :

" مذاہب اربعہ کے فقہاء کرام کا فیصلہ ہے کہ خاوند پر اس کی بیمار بیوی کے علاج معالجہ اور ڈاکٹر اور حجام کی فیس اور دوائی کی قیمت واجب نہیں ہے، بلکہ اس کی قیمت اور اجرت تو بیوی کے ذاتی مال سے ادا کی جائیگی، اور اگر بیوی کے پاس مال نہیں تو پھر اس شخص کے ذمہ ہوگا جس کے ذمہ اس کا نان و نفقہ واجب ہے مثلا بیٹا اور باپ اور اس کے ورثاء میں جو وارث بنتے ہوں.

کیونکہ علاج معالجہ تو جسم کے اصل کی حفاظت ہے اس لیے فائدہ و منفعت کے مستحق شخص پر واجب نہیں ہوگا، جیسا کہ کرایہ پر حاصل کی گئی عمارت کا خرچ عمارت کے مالک پر ہے نہ کہ کرایہ دار پر. . . .

مجھے یہی محسوس ہوتا ہے کہ ماضی میں علاج معالجہ اساسی حاجت نہ تھی، اس لیے انسان غالبا علاج کا محتاج نہ تھا، کیونکہ وہ صحت و پرہیز کے اصول و قواعد کا التزام کیا کرتا تھا، چنانچہ فقہاء کرام کا اجتہاد ان کے اپنے دور کے عرف پر مبنی ہے.

لیکن اب اس دور میں علاج معالجہ کی ضرورت تو کھانے پینے کی ضرورت و حاجت بن چکی ہے، بلکہ اس سے بھی اہم ہے؛ کیونکہ مریض ہر علاج کے لیے استعمال کی جانے والی چیز کو ہر چیز پر فضیلت دیتا ہے، اور کیا اسے تکلیف ہو اور درد سے کراہ رہا ہو تو کیا وہ کھانا کھائیگا ؟!

اس لیے میری رائے تو یہی ہے کہ علاج معالجہ کے اخراجات خاوند پر اسی طرح واجب ہیں جس طرح دوسرا ضروری نفقہ واجب ہے. . . . کیا یہ حسن معاشرت اور حسن سلوک ہے کہ جب بیوی تندرست ہو تو خاوند اس سے استمتاع و فائدہ اٹھائے، اور جب بیمار ہو جائے تو اسے علاج معالجہ کے لیے میکے بھیج دے ؟! " انتہی

دیکھیں : الفقہ الاسلامی وادلتہ (7380/10).

شیخ حمد بن عبداللہ الحمد زاد المستقنع کی شرح میں لکھتے ہیں :

"اس مسئلہ میں دوسرا قول یہ ہے کہ : اورمذہب میں بھی یہی قول ہے کہ علاج معالجہ خاوند کے ذمہ واجب ہے ، اور ظاہر بھی یہی ہے؛ کیونکہ ایسا کرنے میں ہی حسن معاشرت ہے ، اللہ تعالی کا فرمان ہے :

.{اوران عورتوں کے ساتھ حسن معاشرت اختیار کرو}.

یہ حسن معاشرت نہیں کہ بیوی بیمار ہواوراسے ڈاکٹر کے پاس نہ لے جایا جائے ، اور نہ ہی اس کی دوائی کی قیمت دی جائے .

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{اوران عورتوں کو بھی اسی طرح حقوق حاصل ہیں جس طرح ان عورتوں پر حق ہیں اچھے طریقہ سے }.

اس لیے صحیح یہی ہے کہ بیوی کا علاج معالجہ اوراس کے اخراجات خاوند کے ذمہ واجب ہیں " انتہی

واللہ اعلم .